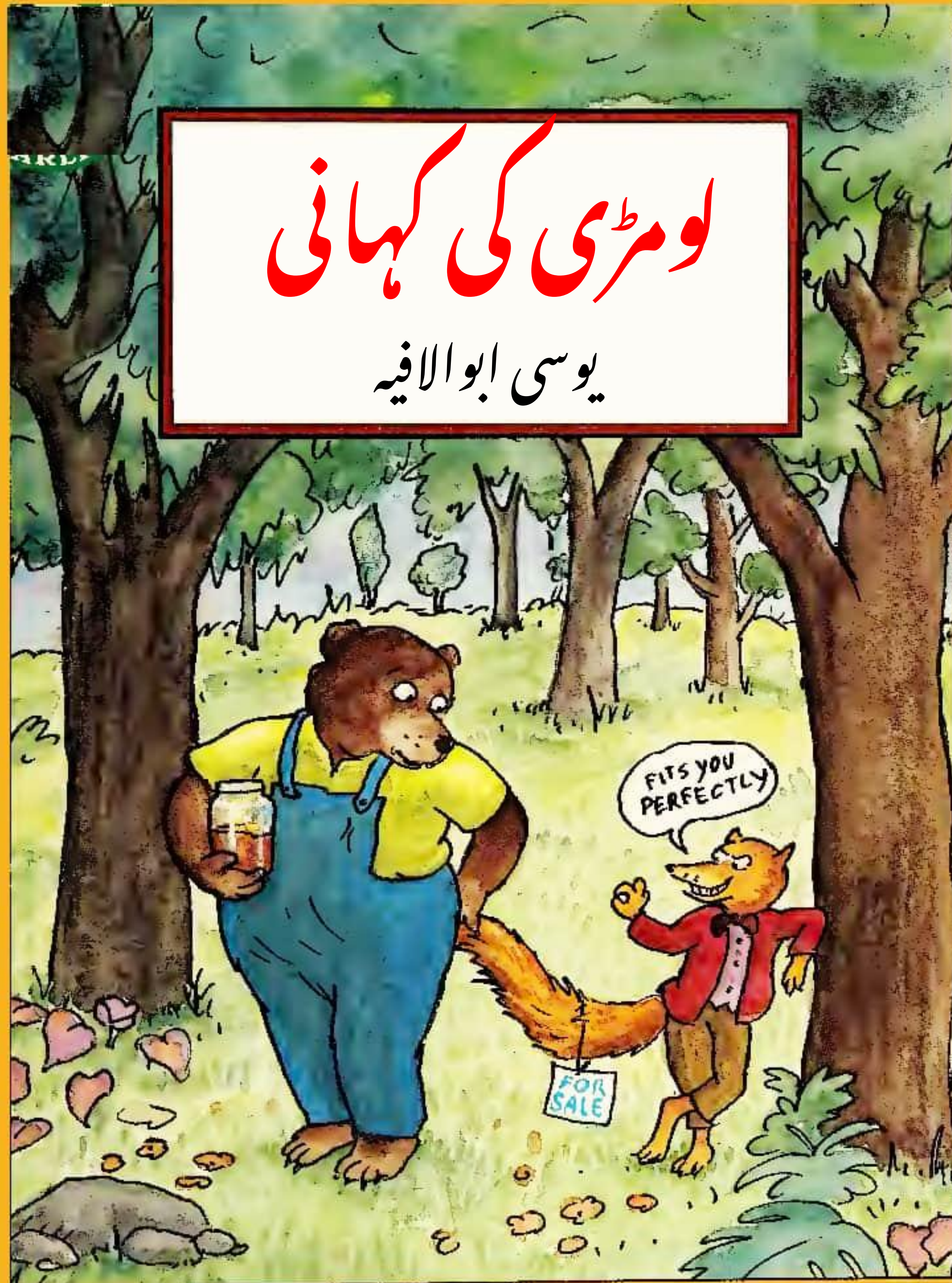
# لومڑی کی کہانی

یوسی ابوالافیہ



# لومڑی کی کہانی



تحریر اور تصویر کشی: یوسی ابولفیا



Itamarکے لئے



ریچھ خوشی خوشی جنگل میں چہل قدمی کر رہا تھا اور ایک جار سے شہد چاٹ رہا تھا۔ جھاڑی کے پیچھے سے دو لالچی آنکھیں اسے دیکھ رہی تھیں۔

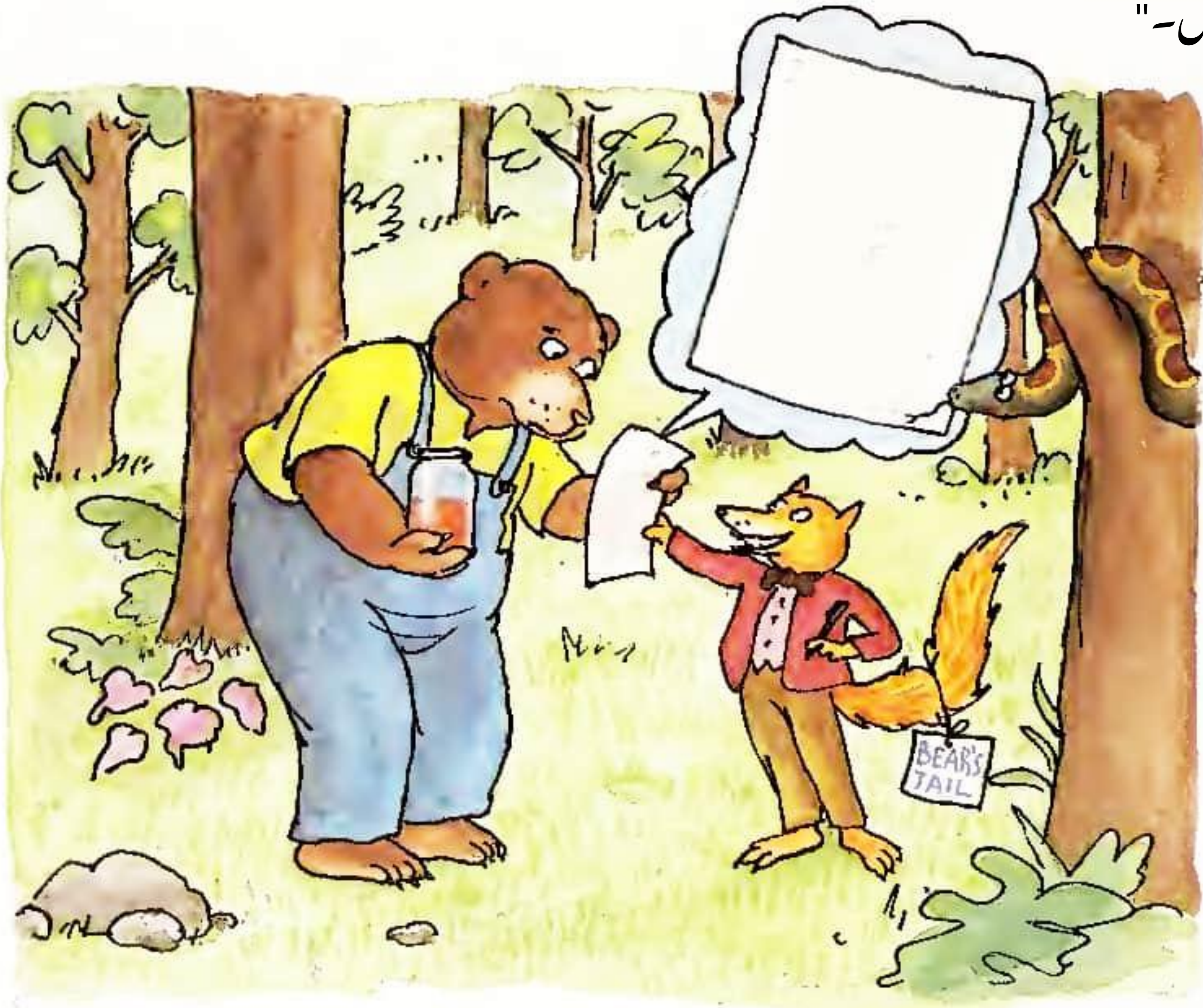
"ہیلو سٹمپی ! "لومڑی نے آواز لگائی۔
"تم نے مجھے کیا پکارا؟" ریچھ نے پوچھا۔
"سٹمپی،" لومڑی نے کہا۔ "سب لوگ تمہاری پیٹھ پیچھے تمہیں اسی نام سے پکارتے ہیں۔
"کیا واقعی؟" ریچھ نے کہا۔
"ہر وقت،" لومڑی نے کہا۔ "کیونکہ تمہاری دم نہیں ہے۔ "





میری ایک دم ہے،" ریچھ نے کہا۔"
"باقی سب کی دم تم سے بہتر ہے،" لومڑی نے کہا۔ "لیکن تمہارے پاس بھی ایک اچھی دم ہو سکتی ہے۔"
"واقعی؟" ریچھ نے پوچھا۔
"میں اپنی خوبصورت گھنی دم تمہارے شہد کے آدھے خالی جار کے بدلے دے دوں گی،" لومڑی نے کہا۔

"لیکن میں تمہاری دم اپنے ساتھ کیسے لے جا سکتا ہوں؟" ریچھ نے پوچھا۔
"تمہیں لے جانے کی ضرورت نہیں۔ میں اسے تمہارے لیے سنبھال کر رکھوں گی،" لومڑی نے کہا۔
"جیسا کہ تم دیکھ سکتے ہو۔ میں نے ہمیشہ اس کا بہت اچھا خیال رکھا ہے۔"
" لیکن کسی کو کیسے معلوم ہوگا کہ یہ میری ہے؟" ریچھ نے پوچھا۔
"میں اس پر ایک تختی لٹکا دوں گی،" لومڑی نے کہا۔
"اگر تم وہاں نہ ہوئیں تو کیا ہوگا؟" ریچھ نے پوچھا۔
"میں تمہیں ایک تحریر (نوٹ) دے دوں گی،" لومڑی نے کہا۔ "ایک ضمانت نامہ —ورنہ تمہارا شہد واپس۔"






اسی دوران، ندی کے کنارے کچھ جانور سہ پہر کی چائے پی رہے تھے۔ وہ بڑی مصروفیت سے چالاک لومڑی کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔

"میں پچھلے دنوں چسٹ نٹ (شاہ بلوط) چن رہا تھا،" گدھے نے کہا۔
لومڑی وہاں رکی اور میری مدد کرنے کی پیشکش کی۔ جب ہم کام ختم کر چکے، تو اس نے کہا، 'تم مجھ سے بڑے ہو، اس لیے تمہیں بڑا حصہ ملنا چاہیے۔' اس نے مجھے بھاری تھیلا تھما دیا۔ میں اسے گھر لے گیا، تو پتا چلا کہ وہ صرف پتھروں سے بھرا ہوا تھا۔"





"اسی وقت ریچھ وہاں نمودار ہوا۔ وہ بہت زیادہ پرجوش تھا۔"

"ایک دن میں ایک ٹہنی پر بیٹھا اپنا دوپہر کا کھانا کھا رہا تھا،" کوّے نے کہا۔
"لومڑی وہاں رکی اور کہنے لگی، 'تم جیسے دلکش پرندے کی آواز بھی بہت سریلی ہوگی۔' میں نے گانے کے لیے اپنی چونچ کھولی اور پنیر کا ایک عمدہ ٹکڑا نیچے گرا دیا۔ لومڑی میرا پنیر لے کر چلتی بنی اور اتنی ڈھٹائی سے مجھ سے کہا کہ میں بے سرا گاتا ہوں۔"





خرگوش نے کہا، "مجھے اب بھی ان کھٹے انگوروں کی وجہ سے مروڑ اٹھ رہے ہیں جو اس نے میرے میٹھے اور پکے ہوئے انگوروں کے بدلے دیے تھے۔ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ کھٹے انگور وٹامن سی سے بھرپور ہوتے ہیں۔"



"تم یہ نوٹ اپنی دم والی جگہ پر چپکا کر اسے ہلا سکتے ہو، کیونکہ لومڑی اپنی دم سے کبھی الگ نہیں ہوگی،" خرگوش نے کہا۔

"اب وقت آگیا ہے کہ ہم لومڑی سے حساب برابر کریں اور اسے سبق سکھائیں،" کوّے نے کہا۔

" لیکن کیسے؟" ریچھ نے پوچھا۔

" میرا خیال ہے مجھے معلوم ہے،" کوّے نے کہا۔ "بس اسے یاد دلاتے رہو کہ اس کی دم تمہاری ملکیت ہے۔"

"میں ابھی جاتا ہوں،" ریچھ نے کہا۔

"رکو،" کوّے نے کہا۔ "ہم سب جائیں گے۔ لیکن آج رات۔ دیر سے "

"اب تمہیں مجھ پر ہنسنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے پاس بھی ایک خوبصورت دم ہے،" اس نے اعلان کیا۔

" تم پر کون ہنس رہا ہے؟" اور "کون سی دم؟" جانوروں نے پوچھا۔

ریچھ نے انہیں لومڑی کی تحریر (نوٹ) دکھائی۔

"کلب میں خوش آمدید،" گدھے نے کہا۔ "اس نے تم سے باتوں میں پھسلا کر کیا نکلوایا؟"

"میرا شہد،" ریچھ نے کہا۔

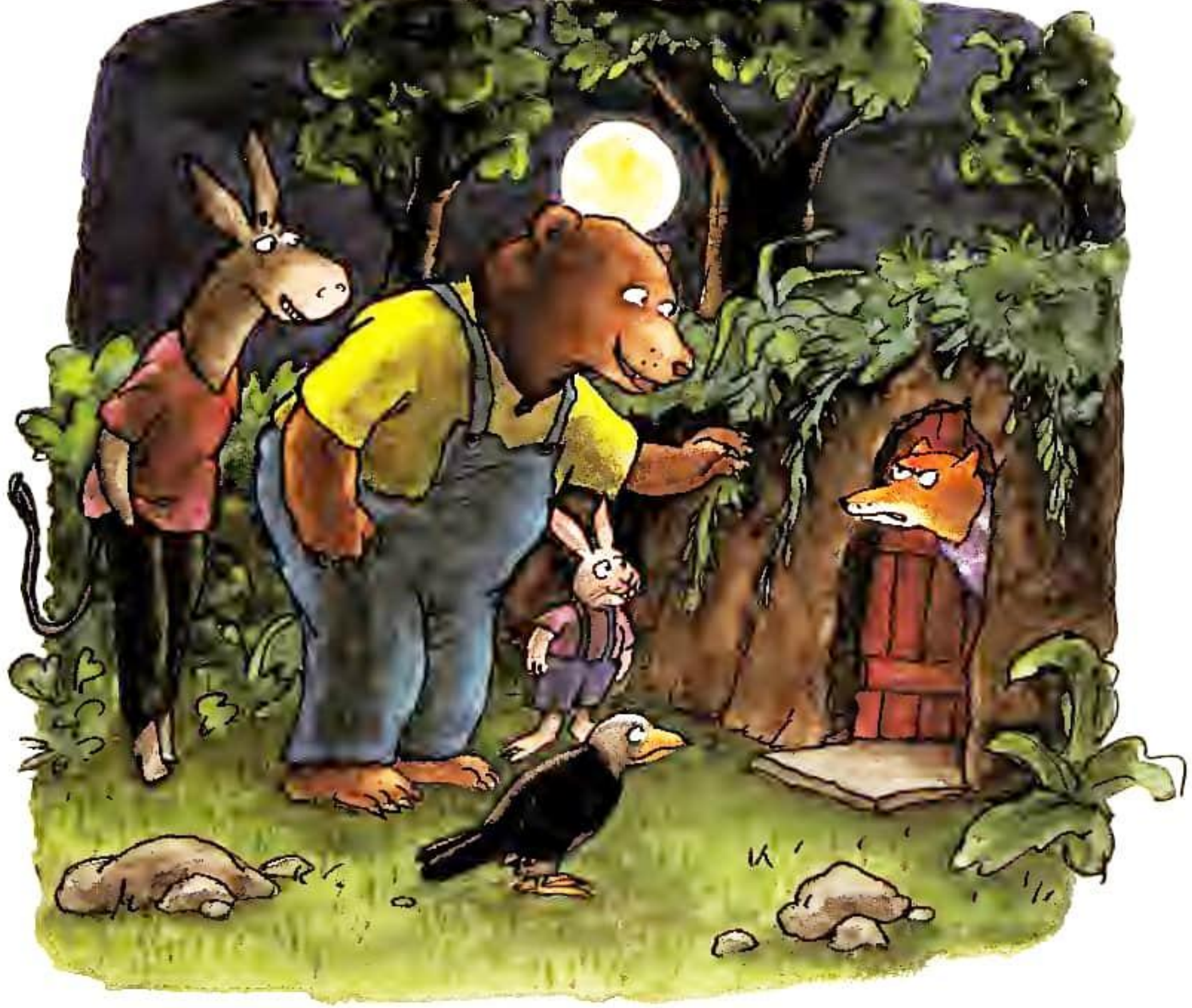




آدھی رات کا وقت تھا اور لومڑی اپنی کچھاڑ میں گہری نیند سو رہی تھی۔ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ 'اس وقت کون ہو سکتا ہے؟' اس نے حیرانی سے سوچا۔



"یہ میں ہوں،" ریچھ نے پکارا۔ "میں اپنے دوستوں کو اپنی دم دکھانے لایا ہوں۔" "اس وقت؟" لومڑی بڑبڑائی۔ "کیا تم صبح تک انتظار نہیں کر سکتے تھے؟"



"اس میں صرف چند منٹ لگیں گے،" ریچھ نے کہا۔
"ٹھیک ہے،" لومڑی نے کہا۔ "بس جلدی سے دیکھ لو اور جاؤ۔ مجھے ابھی بہت زیادہ نیند پوری کرنی ہے۔"



"اوہ میرے خدایا،" کوّے نے کہا۔ "یہ بے چاری دم تو بہت بری لگ رہی ہے۔ اس کی فوراً دیکھ بھال کرنے کی ضرورت ہے۔" "فر (کھال) کے بارے میں کیا جانتے ہو۔ تم کھوکھلے دماغ والے؟"
لومڑی نے کہا، اور زور سے دروازہ بند کر دیا۔



ریچھ اور اس کے تمام دوست اپنی اگلی حکمتِ عملی تیار کرنے کے لیے ریچھ کی کچھاڑ (غار) میں چلے گئے۔





کچھ گھنٹوں بعد، سورج نکلنے سے ذرا پہلے، ریچھ دوبارہ لومڑی کی کچھاڑ پر پہنچا، اس بار وہ اکیلا تھا۔

"میں اپنی دم سنوارنے آیا ہوں،" اس نے آواز لگائی۔

"کیا؟" اونگھتی ہوئی لومڑی نے کہا۔ "تم جب چاہو مجھے پریشان نہیں کر سکتے۔"

"میں تم سے ملنے نہیں آیا،" ریچھ نے کہا۔ "میں اپنی دم کا خیال رکھنے آیا ہوں۔ مجھے اندر آنے دو۔"

"ٹھیک ہے، ٹھیک ہے،" لومڑی نے کہا۔ "لیکن تم جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہو، براہِ کرم جلدی کرو۔"



ریچھ نے بالکل وقت ضائع نہیں کیا۔ اس نے لومڑی کو ایک اسٹول پر بٹھایا اور کام شروع کر دیا۔





دھونے، نچوڑنے اور کنگھی کرنے کے دوران، ریچھ اپنی دم کے
لیے بنائے گئے دیگر منصوبوں کی تفصیلات بتاتا رہا۔





"میں اسے گھنگھریالا بناؤں گا اور گلابی رنگ دوں گا، پھر اسے ربنوں اور
ہیئر کلپس سے سجاؤں گا۔ خزاں میں، شاید میں اسے مونڈ (شیو کر) دوں
اور ان بالوں سے سردیوں کی نیند کے لیے تکیہ بنا ہوں۔"



"نہیں، ایسا نہیں ہے،" ریچھ نے کہا۔ "صرف ایک بیوقوف ہی ایسی شاندار دم کا سودا شہد کے آدھے خالی جار کے بدلے کرے گا۔"

"تم اور کیا چاہتے ہو؟" حیران و پریشان لومڑی نے پوچھا۔ ریچھ نے کہا، "مجھے شہد تو چاہیے ہی، لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجھے کچھ عمدہ پنیر، چسٹ نٹ کا ایک تھیلا، اور کچھ میٹھے، پکے انگور۔"

"یہ تو سراسر مضحکہ خیز ہے،" لومڑی چلائی۔

"پھر مجھے ابھی میری دم چاہیے،" ریچھ نے کہا۔





"نہیں، تم ایسا ہرگز نہیں کرو گے،" لومڑی نے اسٹول سے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا۔ "یہ لو، اپنا شہد واپس لے لو۔ سودا ختم ہوا۔"

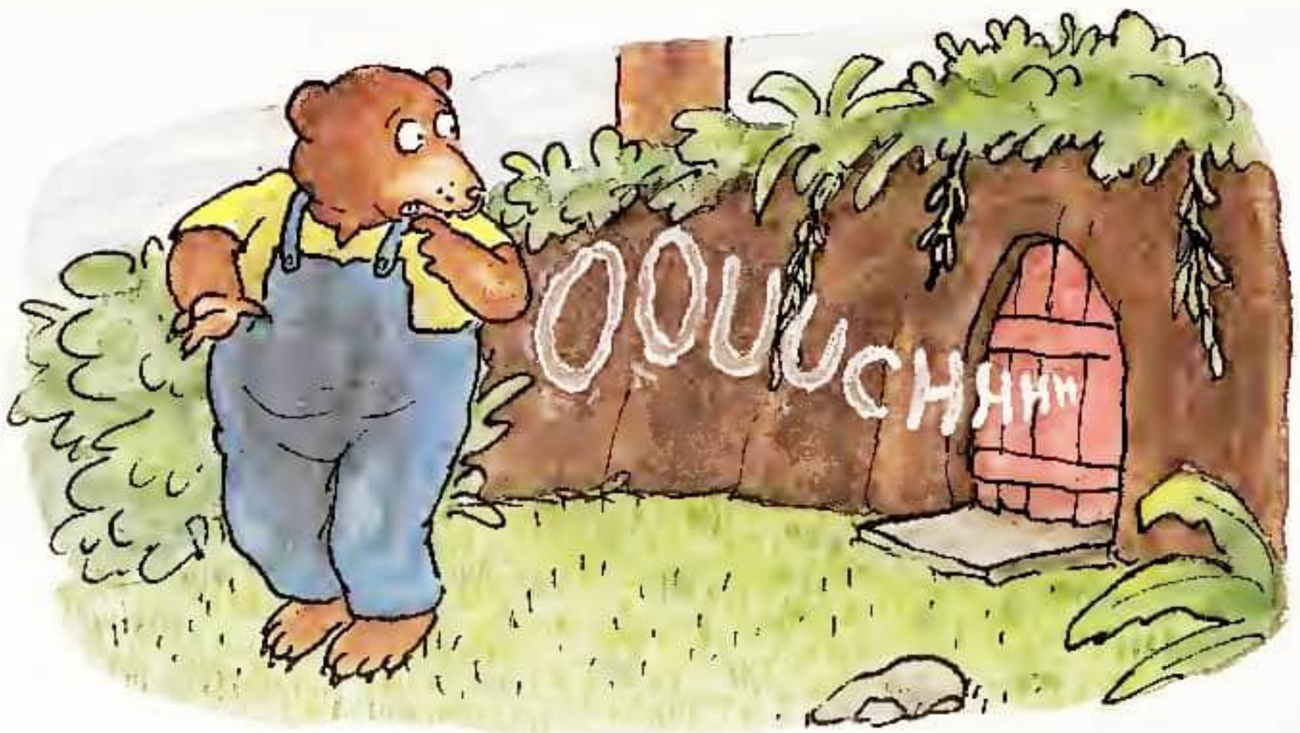


"بہت اچھا،" لومڑی نے کہا۔ "میں تمہیں دم دے دوں گی، لیکن مجھے تم سے باہر انتظار کرنے کا کہنا پڑے گا۔ یہ ایک سنجیدہ آپریشن ہے۔"



"میں تمہیں دس منٹ دوں گا،" ریچھ نے کہا۔ "لیکن کوئی چال چلنے کی کوشش نہ کرنا۔"

ریچھ باہر صبر سے انتظار کر رہا تھا، کہ اچانک اسے دروازے کے پیچھے سے دردناک چیخیں سنائی دیں۔






چند منٹ بعد، لومڑی لنگڑاتی ہوئی باہر آئی، اس کی کمر کے گرد ایک بڑا تولیہ لپٹا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک دم تھی۔

" تم نے واقعی اسے کاٹ دیا؟" ریچھ نے خوفزدہ ہو کر کہا۔

" کیا تم یہی نہیں چاہتے تھے؟" لومڑی نے پوچھا۔

"ہاں،" ریچھ نے کہا۔ "لیکن یہ بہت بری لگ رہی ہے، بالکل کسی پرانی جھاڑو کی طرح۔"

"خیر، کٹی ہوئی دم کا یہی حال ہوتا ہے،" لومڑی نے کہا، اور اسے ریچھ کے قدموں میں پھینک دیا۔



جیسے ہی لومڑی واپس اندر جانے کے لیے مڑی، تولیہ کھل گیا اور اس کی اصلی دم باہر نکل آئی۔ "تم جھوٹے ہو،" ریچھ چلایا۔ "یہ تو ایک جھاڑو ہے۔" اس نے لومڑی کو اس کی اصلی دم سے پکڑ لیا۔





"براہ کرم چھوڑ دو،" لومڑی نے منت کی۔ "میں تو صرف مذاق کر رہی تھی۔ میں تمہیں وہ سب کچھ دے دوں گی جو تم نے مانگا ہے، اور میں تمہیں اپنی دم پہننے کی اجازت بھی دوں گی۔ لیکن صرف ایک بار،" اس نے مزید کہا۔

ندی کے کنارے، ریچھ کے دوست انتظار کر رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ ریچھ کو اتنی دیر کیوں ہو رہی ہے۔ آخر کار وہ نمودار ہوا، اور اس نے لومڑی کی ایک خوبصورت دم لگائی ہوئی تھی۔





اس نے واقعی تمہیں اپنی دم دے دی، "کوّے نے حیران ہو کر کہا۔ "اور وہ سب کچھ بھی جو اس نے ہم سے چھینا تھا، " ریچھ نے کہا۔
"تم نے یہ کیسے کیا؟" خرگوش نے پوچھا۔
"تم سب کی مدد سے، " ریچھ نے جواب دیا۔ "اب چلو ہم سب پکنک مناتے ہیں۔"
شاید ہمیں لومڑی کو بھی دعوت دینی چاہیے تھی، "گدھے نے کہا۔ "
ضرورت نہیں ہے، " ریچھ نے کہا۔ "

اس نے اپنی جیکٹ اتاری —اور وہاں لومڑی موجود تھی۔





لیکن لومڑی ریچھ کی پیٹھ سے پھسلی اور ایک لفظ کہے بغیر دبے پاؤں
وہاں سے نکل گئی، اور پھر کبھی نظر نہ آئی، کم از کم جنگل کے اس حصے
میں تو بالکل نہیں۔



# لومڑی کی کہانی

## تحریر اور تصویر کشی: یوسی ابولفیا

لوگوں کا خیال ہے کہ لومڑی کی دم برائے فروخت ہے، یا کم از کم وہ ایسا ہی کہتا ہے!

لومڑی ریچھ سے کہتی ہے، "میں اپنی یہ خوبصورت جھاڑی دار دم تمہارے شہد کے آدھے بھرے جار کے بدلے دے دوں گی۔" اور پلک جھپکتے ہی، وہ ریچھ کا کھانا لے کر رفو چکر ہو جاتی ہے۔ لومڑی پہلے ہی کوے سے اس کا پنیر اور گدھے سے اس کے اخروٹ (شاہ بلوط) دھوکے سے ہتھیا چکی ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ تمام جانور اس چالاک لومڑی کے خلاف متحد ہو جائیں۔ لیکن کیا وہ اس ہوشیار لومڑی کو مات دے پائیں گے؟

**یوسی ابولفیا** بچوں کی کئی کتابوں کے مصنف اور مصور ہیں۔ وہ اپنی بیوی اور تین بچوں کے ساتھ یروشلم میں رہتا ہے۔